59 .فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

مگر ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اسے بدل دیا تو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی بناء پر آسمان سے عذاب نازل کر دیا

## ائمۃ علیھم السلام باب حطۃ ہیں پر روایات

### امام علی ع باب حطۃ ہیں

ہر امۃ کا ایک صدیق اور فاروق ہے، اس امت کے صدیق و فاروق علی ع ہیں

علی ع سفينة نجاتِها و باب حطتها

علی اس امت کی نجات کی کشتی اور حطۃ(مغفرت) کے باب ہیں

امیر المومنین علیہ السلام : اے لووگوں جان لو میں تمہارے درمیان آل فرعون میں ھارون کی طرح ہوں اور باب حطۃ کی طرح ہوں بنی اسرائیل میں

### گھر میں باب سے داخل ہونے کا طریقہ

بقرۃ ۱۸۹

۔۔۔وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ وَأْتُوا ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا ۚ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

۔۔۔اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ ، ہاں اصل نیک توپرہیزگار ہوتاہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

امام علیہ السلام : ہم وہ گھر ہیں جس میں لوگ آئیں۔
جو ہامری اتباع کرتے ہیں اور ولایت کو قبول کرتے ہیں گھر میں دروازے سے آنے والے ہیں۔
اور جو ہمارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اوپر کسی اور کو ترجیح دیتے ہیں وہ گھر میں پشت سے آنے والے ہیں۔

امام باقر ع: ہم وہ باب حطۃ ہیں۔

## ولایت رسول خدا ص اور امیر المومنین ع حطۃ لذنوبنا

تفسیر امام حسن عسکری ع: کہو ہمارا اعتقاد ان دونوں کی ولایت (رسول ص اور امام علی ع) پر حطةٌ لذنوبنا (گناہوں کے جھڑنے) اور گناہوں کے محو ہونے کا سبب ہے

**60 . وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ**

اور اس موقع کو یاد کرو جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے لئے پانی کا مطالبہ کیا تو ہم نے کہا کہ اپنا اعصا پتھر پر مارو جس کے نتیجہ میں بارہ چشمے جاری ہوگئے (پھوٹے) اور سب نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا. اب ہم نے کہا کہ من وسلوٰی کھاؤ اور چشمہ کا پانی پیو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ

اسْتَسْقَى: **حروف اصلی**: س ق ی (سیراب کرنا)، **باب استفعال** میں معنی: طلب سیرابی ، **نماز استسقاء**: بارش کو طلب کرنے کی نماز۔
اثْنَتَا عَشْرَةَ: کیونکہ حضرت موسی ع کی قوم ۱۲ قبیلوں پر مشتمل تھی
مَشْرَب: پینے کی جگہ (انہیں کہاں سے پینا ہے)۔ پس ۱۲ چشمے تھے اور سب اپنا چشمہ پہچانتے تھے پس فساد کی گنجائش نہ رہی۔
لا تَعْثَوْا: شدت فساد نہ کرو

## کیوں ایک جگہ انفجرت ایک جگہ انبجست آیا ہے؟

اعراف: ۱۶۰ میں یہی تذکرہ ہے لیکن انفجرت کی جگہ انبجست آیا ہے۔

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ-فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

**انبجست کے حروف اصلی:** ب ج س، انبجاس کا مطلب: پانی تھوڑا تھوڑا کر کہ آنا

ممکنہ توجیہ: پہلے ان کے لئے تھوڑا پانی آ رہا تھا پھر پانی میں اضافہ ہو گیا اور انفجار کہلانا درست ہوا

## تعثوا اور مفسد دو مرتبہ ایک معنی والے لفظ کا تکرار کیوں ہوا

**جواب ۱:** ممکن ہے ایک کام بظاہر فساد والا ہو لیکن مصلحت پر مبنی ہو پس مشرکین سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ باطن و ظاہر فساد سے خالی ہونا چاہیئے۔

(مثال: خدا کی طرف سے بلائیں جو لوگوں کو فساد لگے لیکن حکمت پر مبنی ہوتی ہیں)

**جواب ۲:** ممکن ہے مفسدین تعثوا کے لئے تاکید ہو اس کی شدت بیان کرنے کے لئے کہ عربی میں ایسا اکثر ہوتا ہے

## اس آیت پر بعض روایات:

امام باقر ع: جب موسی ع کی قوم نے شکایت کی تھکاوٹ و پیاس کی تو حضرت موسی ع نے پانی کا بند و بست کیا

### جنت سے اترے ہوئے ۳ پتھر

امام ع: جنت سے ۳ پتھر اترے ہیں: مقام ابراھیم، حجر اسود، حجر بنی اسرائیل (جس پر موسی ع نے عصی مارا تھا)

### یہ ۱۲ قبیلوں کا منشا

روایت: یہ ۱۲ قبیلے حضرت یعقوب کے ۱۲ فرزند کے اولادوں کی نسلوں سے تھے۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ

اور وہ وقت بھی یادکرو جب تم نے موسیٰ علیہ السّلام سے کہا کہ ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کرسکتے. آپ پروردگار سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے زمین سے سبزیٔ ککڑیٔ لہسنٔ مسوراور پیاز وغیرہ پیدا کرے. موسیٰ علیہ السّلام نے تمہیں سمجھایا کہ کیا بہترین نعمتوں کے بدلے معمولی نعمت لینا چاہتے ہو تو جاؤ کسی شہر میں اتر پڑو وہاں یہ سب کچھ مل جائے گا. اب ان پر ذلّت اور محتاجی کی مار پڑ گئی اور وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوگئے. یہ سب اس لئے ہوا کہ یہ لوگ آیات الٰہی کا انکار کرتے تھے اور ناحق انبیاء خدا کو قتل کردیا کرتے تھے. اس لئے کہ یہ سب نافرمان تھے اور ظلم کیا کرتے تھے۔